رمضان میں ائمہ وخطباء کی ذمہ داریاں

حضرت مولانا سید نظام الدینؒ (سابق جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)

رمضان کا مہینہ اس اعتبار سے منفرد ہے کہ مومنین کے قلوب، اللہ اور اس کے رسول کی ہدایات وتعلیمات کی جانب متوجہ رہتے ہیں، یہ توجہ واہتمام، اخلاص، اللہ اور اس کے رسول سے تعلق ومحبت کا مظہر اور علامت ہے۔

بندگی رب، طاعت وتقوی، حصول ثواب کے لئے مسلمانوں کی اس ماہ میں جدوجہد، محنت، تڑپ نیز مساجد کی جانب ان کی دوڑ، مساجد میں حاضری، خیر کو قبول کرنے اور حق بات سننے کی صلاحیت میں اضافہ کے پیش نظر یہ مناسب ہوگا کہ ائمہ مساجد، علماء، خطباء اور دعاۃ اس ماہ میں معاشرہ کی اصلاح کے موضوعات کو اپنی گفتگو کا محور بنائیں، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مسلم عوام کو ان خرابیوں کی درستگی کی جانب توجہ دلائیں جن کمزوریوں کی بنا پر مسلم معاشرہ اپنی اسلامی خصوصیات وامتیازات کھوتا جا رہا ہے، معاشرہ میں تیزی سے روبہ زوال اخلاق اور روحانی قدروں کی طرف توجہ دلائی جائے، نیز ان پہلوؤں کی نشاندہی کی جائے جہاں سے پانی رس رہا ہے، جس نے نہ صرف فرد کو، خاندان کو، بلکہ پورے معاشرہ کو کھوکھلا کر دیا ہے۔

اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں سب سے اہم اور بنیادی کوشش ایمان کی پختگی، اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس، حقوق العباد کی ادائیگی اور اعمال صالحہ واخلاق حسنہ سے معاشرہ کو سنوارنے کی مسلسل جدوجہد ہے۔

ملک بھر میں پھیلے ہوئے ارکان بورڈ اپنے اپنے علاقوں میں ائمہ مساجد سے رابطہ کر کے ابھی سے رمضان کے لئے خصوصی پروگراموں کی ترتیب بنانے کی کوششیں شروع کر دیں تاکہ ائمہ مساجد متوجہ ہو کر ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ اسلام اپنی روشن تعلیمات کے ذریعہ انسانی سماج میں تعمیری رجحانات کو فروغ دینے اور اعلی اصولوں پر انفرادی واجتماعی فکر وعمل کو ڈھالنے کی مسلسل کوشش کرتا ہے، یہ کوشش رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور صحابہ کرام کے معمولات سے ظاہر ہے، مگر انسان اور وہ عناصر جن سے وہ ترکیب پایا ہے اور وہ اسباب جو خارج میں اس کو ورغلاتے بہکاتے اور بھٹکاتے رہتے ہیں بلکہ قرآن کی اصطلاح میں ''ہوی'' (یعنی اپنی ایسی نفسانی خواہشات میں مبتلا ہونا) جو اسے سرکشی اور طغیان تک پہنچا دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ گمراہی وضلالت کے قریب چلا جاتا ہے۔

انسان کی انسان سے باہمی نفرت، حسد، بغض اور کینہ اسے عداوت پر آمادہ کرتی ہے، جس کے نتیجہ میں ترک تعلق وجود میں آتا ہے اور تعلقات کے ٹوٹنے اور کمزور ہونے سے جو دلوں میں کبیدگی اور انقباض پیدا ہوتا ہے وہی اصل بیماری اور جڑ ہے جہاں سے فرد کی گھریلو زندگی میں گھٹن پیدا ہوتا ہے، جس کو اس صورت میں ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ بھاوج کا نند سے، بھائی کا بھائی سے، سالے کا بہنوئی سے اور شوہر کا بیوی سے ٹکراؤ، اختلاف، دوری اور من مٹاؤ پیدا ہوتا ہے۔ حتی کہ صلہ رحمی کے اصول پاش پاش ہو جاتے اور بکھر کر رہ جاتے ہیں مگر انسان اپنی ذاتی انا اور انتقام کی ہوس میں ان تمام حقوق سے منہ موڑ لیتا ہے جن کی تعلیم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے اس تک پہنچی ہوئی ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کتنا واضح ہے: **''ولا تباغضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، ولا تقاطعوا، وکونوا عباد اللہ اخواناً، ولا یحل لمسلم أن یهجر أخاه فوق ثلاث''** (ریاض الصالحین/ ۴۴۰-۴۴۱)

سماجی بگاڑ اور فساد کی بہت سی شکلیں ہیں، معاشرہ کے انحطاط کی بہت سی صورتیں ہیں جن میں مادہ پرستانہ رجحانات، مادیت کی طرف دوڑ، ذخیرہ اندوزی اور اس سے آگے بڑھ کر اپنے پریشان حال عزیزوں، رشتہ داروں اور مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی ضرورتوں سے بے توجہی، انسان جب مال کو اپنا مال تصور کرتا اور اسے خدا کی نعمت نہیں سمجھتا تو پھر وہ بخل کا شکار ہو جاتا ہے اور بخل بھی اس اعلیٰ درجہ کا جہاں اس کی مٹھی نہیں کھلتی، یہی انسان جب مال کو اپنی ذاتی ملکیت تصور کرتا ہے تو پھر اپنی شان وشوکت اور دولت کے اظہار کے لئے شادیات اور دیگر رسومات وتقریبات میں اسے لٹاتا اور پانی کی طرح بہاتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان نعمتوں اور مال ودولت کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی اس پر عائد کی ہیں اور آزمائش بھی، اللہ تعالیٰ نے مال کو بے جا استعمال کرنے اور شان وشوکت کے اظہار اور برتری کے لئے نہیں دیا، بلکہ انسان کو ان چیزوں کا امین بنایا ہے۔

مال وزر، دولت وثروت اور بینک بیلنس کی محبت اور پھر اس کی ذخیرہ اندوزی اس کو جمع کرنے کی خصلت، ہر ہر شہر میں مکان وپلاٹ خریدنے کی ہوس نے انسان کو ایسی مادہ پرستانہ کیفیت میں ڈال دیا ہے جہاں سے وہ توکل وقناعت، ایثار وقربانی اور رحم دلی وانفاق کی راہ سے کٹ کر خواہشات کے دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے جہاں نہ والدین اور نہ اعزہ کے حقوق کی فکر رہتی ہے اور نہ پڑوسی وہمسایہ کی۔

ہندوستانی مسلمانوں کی معاشرتی صورت حال تیز رفتار اصلاحات چاہتی ہے، مگر اس کی بنیاد دل ودماغ کی آمادگی اور قلب کا اسلامی احکام کے نفاذ پر شیفتگی ووارفتگی کے ساتھ مطمئن ہونا ہے۔

ہر معاشرہ، افراد کا مجموعہ ہے، جس میں ہر گھر اور ہر یونٹ کی بہت اہمیت ہے، ہر گھر ایک خاندان پر مشتمل ہوتا ہے، جس میں ماں باپ، بھائی بہن، بیٹے بیٹیاں، بہوئیں، نندیں اور بھاوجیں ہوتی ہیں۔ ان سب کے آپسی تعلقات وروابط کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرنا، ان میں استحکام، مضبوطی اور محبت وخلوص نیز تعاون وخیر خواہی کا ماحول پیدا کرنا بہت ہی اہم کام ہے۔

معاشرتی بگاڑ اور اخلاقی انحطاط کے اسباب میں صرف مادہ پرستی نہیں ہے، بلکہ خود غرضی، ذاتی مفاد کو بھی بڑا دخل ہے۔ غریب ویتیم لڑکی کو چھوڑ کر دولت مند کی تلاش، دین دار کے اوپر دنیا دار کو فوقیت، قرآن وحدیث کو چھوڑ کر مہمل کتابوں اور رسائل کا مطالعہ، انٹرنیٹ اور ٹی وی کا بکثرت استعمال، وقت اور پیسوں کا غلط استعمال سب شامل ہیں۔

رمضان کے مہینہ میں قلوب پر طاری حجابات کو ختم کرنے اور رفع کرنے کے لئے مستعدی وتیاری ضروری ہے، آسمان سے مدد، خیر وبرکت اور نصرت کا نزول صرف اس میں مضمر ہے کہ مسلمان پورے طور پر اللہ کی پناہ میں آجائیں اور اس کی نازل کردہ کتاب اور رسول ﷺ کے فرمودات کو اپنے دل ودماغ میں جگہ دیں۔

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

مزید اہم موضوعات پر اکابرین بورڈ کے گراں قدر مضامین حاصل کرنے
کے لیے اپنا نام اور پتہ اس نمبر پر ارسال کریں۔ 9834397200